خلاصہ تراویح

بچوں اور بڑوں سب ہی کے لیے

پارہ 10

اپریل 2022

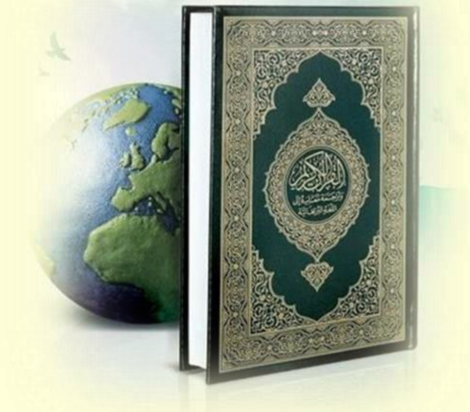

از: ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بدایونی

صدارتی ایوارڈ یافتہ ادیب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بدایونی کی بچوں کے لیے لکھی گئی دلچسپ کہانیاں،
منگوانے کے لیے رابطہ کیجیے 03082462723* فہیم بھائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی علامہ صاحب کا درسِ تراویح جاری تھا دسویں پارے کی ابتداء میں فرمایا کہ غنیمت کے مال کا پانچواں حصہ اللہ کے نبی ﷺ کے قرابت داروں، یتیموں اور مسافروں کا ہے جب کہ باقی چار حصے مجاہدین کے درمیان تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

1۔ حصولِ نصرت کے عناصر: کامیابی و فتح کے لیے چار عناصر بھی بیان کر دیئے۔

1. ثابت قدم رہو
2. اللہ کا ذکر کرتے رہو
3. اللہ و رسول ﷺ کا حکم مانو
4. آپس میں نا اتفاقی سے دور رہو اور جھگڑا مت کرو
5. دشمن کی جانب سے ناموافق حالات پر صبر کرو

2۔ اللہ پر بھروسہ رکھو: منافقین نے جب مسلمانوں کو دیکھا کہ یہ غزوہ بدر میں اپنے سے تین گنا بڑے دشمن سے لڑنے جا رہے ہیں جس کے پاس جنگ لڑنے کا تمام تر ساز و سامان بھی ہے تو کہنے لگے انہیں ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے کہ اب انہیں اپنے نفع اور نقصان کی بھی تمیز نہیں رہی موت کے منہ میں چھلانگ لگانے جا رہے ہیں اہلِ وفا کو ایسے لوگوں سے ہمیشہ ہی واسطہ پڑتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے جانثاروں کی تعریف کی کہ انہوں نے اپنے تمام معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے اور جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھا تو بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

عروج کا قانون : اس پارے میں عروج کا قانون بھی بتادیا، کہ اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو جو نعمت عطا فرمائی ہے اسے ہر گز نہیں بدلتا جب تک وہ خود ہی اپنی حالت کو نہ بدلیں۔ جب کوئی قوم شکر کی بجائے کفر اور اطاعت کے بجائے معصیت شروع کر دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنا معاملہ بدل دیتا ہے اور اسے نعمت کے بجائے نکبت اور راحت کی جگہ مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

3۔جنگ سے متعلق ہدایت : مادی، عسکری اور روحانی تیاری مکمل رکھیں ایمانی اور روحانی قوت تمام قوتوں کا سر چشمہ ہے۔

اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ

سورت کا آغاز جہاد اور مالِ غنیمت کے ذکر سے ہوا تھا اور اختتام نصرت اور ہجرت کے ذکر پر ہو رہا ہے یعنی شروع سے آخر تک جہاد ہی کا بیان ہے ۔

عزیزانِ محترم! سورہ انفال کے بعد سورہ توبہ شروع ہو رہی ہے۔ اس سورت میں چند مخلص اہل ایمان کی توبہ قبول ہونے کا واقعہ ہے اس لیے اسے توبہ کہا گیا۔

ان مشرکین سے بَراءت کا اعلان کیا گیا جن سے مسلمانوں کا معاہدہ ہوا اور وہ اپنے معاہدے پر قائم نہ رہے۔

کفارِ مکہ کے مسلمانوں سے افضل ہونے کے دعوے کارد کیا گیا۔

1۔ اللہ و رسول ﷺ اور مسلمانوں کے سوا کسی کو راز دار نہ بناؤ:

اللہ کی مسجدوں کو کون آباد کرتا ہے؟ فرمایا: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ: **اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں۔** اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسجدیں آباد کرنے کے مستحق مؤمنین ہیں، مسجدوں کو آباد کرنے میں یہ اُمور بھی داخل ہیں: جھاڑو دینا، صفائی کرنا، روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں، مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی ذکر میں داخل ہے۔

2۔ صرف ایمان والے ہی دوست ہیں: اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔۔۔۔ واضح بیان فرمادیا: ایمان والے ہی دوست ہیں۔

3۔ اللہ و رسول ﷺ کی محبت: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

4۔ زکوٰۃ کے مَصارِف بیان کئے گئے۔

(1) فقیر وہ ہے کہ (الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نِصاب کو پہنچ جائے

(2) مِسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چُھپانے کیلئے اِس کا مُحتاج ہے کہ لوگوں سے سُوال کرے اور اسے سُوال حلال ہے۔(بغیر ضرورت و مجبوری سوال حرام ہے)

(3) عامِلِ زکوٰۃ (وہ ہے جسے بادشاہِ اسلام نے زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔

(4) رِقاب (رِقاب: سے مراد مکاتب ہے۔ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کے آقا نے اس کی آزادی کے لئے کچھ قیمت ادا کرنا طے کی ہو، فی زمانہ رقاب موجود نہیں ہیں۔)

(5) غارِم (اس سے مراد مقروض ہے یعنی اس پر اتنا قرض ہو کہ دینے کے بعد زکوٰۃ کا نصاب باقی نہ رہے اگرچہ اس کا بھی دوسروں پر قرض باقی ہو مگر لینے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔)

(6) فِی سَبِیْلِ اللہ یعنی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنا۔ اس کی چند صورتیں ہیں:

(ا) کوئی شخص محتاج ہے اور جہاد میں جانا چاہتا ہے مگر اس کے پاس سواری اور زادِ راہ نہیں ہیں تو اسے مالِ زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادر ہو۔

(۲) کوئی حج کے لئے جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے تو اسے بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں لیکن اسے حج کے لئے لوگوں سے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔

(۳) طالبِ علم کہ علمِ دین پڑھتا ہے یا پڑھنا چاہتا ہے اس کو بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں بلکہ طالبِ علم سوال کر کے بھی مالِ زکوٰۃ لے سکتا ہے جبکہ اُس نے اپنے آپ کو اسی کام کے لیے فارغ کر رکھا ہو، اگرچہ وہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو۔

(۴) اسی طرح ہر نیک کام میں مالِ زکوٰۃ استعمال کرنا بھی فی سبیل اللہ یعنی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنا ہے۔ مالِ زکوٰۃ میں دوسرے کو مالک بنا دینا ضروری ہے بغیر مالک کئے زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔

(الدرالمختار وردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ج۳، ص ۳۴۰، ۳۳۵، بہارِ شریعت، ج ۱، مسئلہ نمبر ۱۴، حصہ ۵، ص ۹۲۶، ملخصًا)

(۷) اِبن سبیل (یعنی مسافر)

5۔ اہلِ وفا کی توبہ کا ذکر: حضرت کعب بن مالک، حضرت ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع جو کہ غزوہ تبوک میں حاضر نہ ہوئے تھے ان کی توبہ کا واقعہ بیان کیا گیا۔

احبابِ من! اس سورت میں منافقین کے دل کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ نے عیاں فرما دیا۔

منافقین کے کرتوت: اس سورۃ میں منافقین کے کرتوت صاف صاف بیان کر دیئے۔

جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں: منافقین جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ تم میں سے ہیں لیکن وہ تم میں سے نہیں۔۔: اگر آسانی سے ملنے والا مال ہوتا اور درمیانہ سا سفر ہوتا تو وہ ضرور تمہارے پیچھے چلتے لیکن مشقت والا سفر ان پر بہت دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے کہ ہمیں طاقت ہوتی تو ہم آپ کے ساتھ ضرور نکلتے۔ یہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یہ بیشک جھوٹے ہیں۔

{ لَوۡكَانَ عَرَضًا قَرِيۡبًا: اگر آسانی سے ملنے والا مال ہوتا۔} یعنی تبوک کا میدان اگر قریب ہوتا اور غنیمت آرام سے مل جانے کی امید ہوتی تو یہ بہانے بنانے والے منافق ضرور ان منافع کے لالچ میں جہاد میں شریک ہو جاتے لیکن دور کے سفر اور رومیوں سے جنگ کو عظیم جاننے کی وجہ سے یہ پیچھے رہ گئے۔

جہاد سے اعراض: یہ جہاد سے بھاگتے تھے غزوہ تبوک کے موقع پر ایک منافق جد بن قیس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بہت شیدائی ہوں اور رومی عورتیں گورے رنگ کی ہوتی ہیں میں اگر اس جہاد میں شریک ہوا تو مجھے یہ ڈر ہے کہ میں فتنے میں مبتلا ہو جاؤں گا۔

یہاں یہ بیان فرمادیا کہ اللہ و رسول ﷺ کے ساتھ کفر کرنا اور ان کے حکم سے اعراض کرنا یہ ہی فتنہ ہے اور یہ فتنے میں ہی مبتلا ہیں۔

مومن کی بھلائی پر غمگین اور مصیبت پر خوشی مناتے ہیں: مسلمانوں کو کوئی بھلائی پہنچے تو اس پر غم زدہ ہو جاتے ہیں انہیں برا لگتا ہے اور مسلمانوں کو کوئی تکلیف، مصیبت یا دکھ پہنچے تو خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا۔

نماز میں سستی: نماز میں جب یہ منافقین آتے ہیں تو سستی سے آتے ہیں:

خرچ میں ناگواری: اور جب راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں تو ناگواری سے خرچ کرتے ہیں بلکہ ایک جگہ فرمایا یہ بخیل ہیں۔

اللہ کے نبی ﷺ کو ستاتے ہیں: ایذاء دیتے ہیں ایسے جملے کہتے ہیں کہ جو نبی ﷺ کی شان کے خلاف ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ دردناک عذاب دے گا۔

کیا منافقین کو خبر نہیں؟ جو اللہ ورسول ﷺ کے خلاف کرے گا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے۔

حضور ﷺ کے علم غیب پر طعن: اللہ کے نبی ﷺ کے علم غیب پر طعن کرتے ہیں

۔

آیات کا مذاق اڑاتے ہیں: جب ان سے پوچھا جائے تو کہتے ہیں کہ ہم تو یونہی وقت پاس کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے سخت الفاظ کے ساتھ فرمایا بہانے مت بناؤ تم کافر ہو چکے ہو ایمان لانے کے بعد۔

برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں: منافقین کے کرتوت بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں۔

احبابِ من! غور فرمایئے!

کیا آج ہمارے معاشرے میں ایسی ہی کیفیت نہیں ہے؟

کوئی داڑھی رکھ لے اور مذہبی شکل وصورت بنالے تو والدین اس سے ناراض ہوتے ہیں اور اسے گناہوں کی طرف جانے پر مجبور کرتے ہیں جبکہ اگر کوئی رشوت اور سود کا مال لا کر گھر میں خوشحالی لاتا ہے تو اس سے خوش ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے درج ذیل حدیثِ پاک میں بڑی عبرت ہے،

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب تمہاری عورتیں سرکشی کریں گی، تمہارے نوجوان فاسق ہو جائیں گے اور تم جہاد چھوڑ دو گے تو اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا؟

صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا ایسا ہو گا؟

آپ نے ارشاد فرمایا ”اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس سے بھی زیادہ سخت ہو گا۔

صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اس سے زیادہ سخت کیا ہو گا؟

ارشاد فرمایا ”تمہارا کیا حال ہو گا جب تم نیکی کا حکم نہیں دو گے اور برائی سے نہیں روکو گے۔

صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا ایسا ہو گا؟

ارشاد فرمایا ”ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس سے بھی زیادہ سخت ہو گا۔

صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا ایسا ہو گا؟

ارشاد فرمایا: اس سے زیادہ سخت کیا ہو گا؟ ارشاد فرمایا ”اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تم نیکی کو برائی اور برائی کو نیکی سمجھو گے؟ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا ایسا ہو گا؟

ارشاد فرمایا ”اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس سے بھی زیادہ سخت ہو گا۔

انہوں نے عرض کی: اس سے زیادہ سخت کیا ہو گا؟

ارشاد فرمایا ”اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تم برائی کا حکم دو گے اور نیکی سے روکو گے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا اس طرح ہو گا؟

ارشاد فرمایا ”ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس

سے بھی زیادہ سخت ہو گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "مجھے اپنی قسم ہے، میں ان پر ایسا فتنہ مقرر کروں گا کہ اس میں سمجھدار لوگ بھی حیران رہ جائیں گے۔

(احیاء العلوم کتاب الامر و نہی عن المنکر)

اللہ کریم سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں منافقت اور اس کی علامت سے محفوظ رکھے آمین۔

منافقین کی بخشش نہیں: فرمادیا گیا کہ ان کی مغفرت کی دعا نہیں کرنا اور ان میں سے کسی کی میّت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک وہ اللہ و رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔

مسلمانوں کے اوصاف: اس کے بعد مسلمانوں کے اوصاف بیان کیے۔

1. مسلمان مرد اور مسلمان عورت ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔
2. بھلائی کا حکم دیتے ہیں برائی سے روکتے ہیں۔
3. نماز قائم کرتے ہیں
4. زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔
5. اللہ و رسول ﷺ کے فرمانبردار ہیں۔
6. مسلمانوں کے ساتھ جنت کا وعدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ عافیت کے ساتھ ایمان پر فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خیر عطا فرمائے۔۔۔ خیر کی کثرت فرمائے اور

خیر تقسیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آج ہم نے کیا سیکھا؟

1۔ حصولِ نصرت کے چار عناصر:۔

- ثابت قدم رہو
- اللہ کا ذکر کرتے رہو
- اللہ و رسول ﷺ کا حکم مانو
- آپس میں نا اتفاقی سے دور رہو اور جھگڑا مت کرو
- دشمن کی جانب سے ناموافق حالات پر صبر کرو

2۔ اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے

3۔ بحیثیت مسلمان ہمیں اپنی حالت خود بدلنا ہو گی

4۔ دشمن سے مقابلے کے لیے مادی، عسکری، اور روحانی تیاری مکمل رکھیں

5۔ اللہ و رسول ﷺ اور مسلمانوں کے سوا کسی کو راز دار نہیں بنانا چاہیے

6۔ مسجد کی خدمت کرنی چاہیے اور اسے آباد مومنین ہی کرتے ہیں۔

7۔ صرف ایمان والے ہی دوست ہیں

8۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے ہی سب سے زیادہ محبت ہونی چاہیے

9۔ زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے

10۔ منافقین جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں

11۔ منافقین جہاد سے بھاگتے ہیں

12۔ مومن کی بھلائی پر منافقین غمگین ہوتے ہیں اور مومن کو کوئی مصیبت پہنچے تو خوشی مناتے ہیں۔

13۔ منافقین نماز میں سستی سے آتے ہیں

14۔ منافقین اللہ کی راہ میں ناگواری سے خرچ کرتے ہیں

15۔ منافقین اللہ کے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو ستاتے ہیں۔

16۔ حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے علم غیب پر طعن کرتے ہیں

17۔ منافقین آیات کا مذاق اڑاتے ہیں

18۔ منافقین برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں:

19۔ منافقین کی بخشش نہیں ہو گی

20۔ مسلمانوں کے اوصاف:

- مسلمان مرد اور مسلمان عورت ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔
- بھلائی کا حکم دیتے ہیں برائی سے روکتے ہیں۔
- نماز قائم کرتے ہیں
- زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔
- اللہ و رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے فرمانبردار ہیں۔
- مسلمانوں کے ساتھ جنت کا وعدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ عافیت کے ساتھ ایمان پر فرمائے۔ آمین۔

آپ سے التماس ہے کہ میری اور میرے والدین کی مغفرت کی دعا ضرور کیجیے گا

نوٹ: خلاصہ تراویح کے حوالے سے آپ براہ راست واٹس اپ نمبر پر رابطہ کر سکتے ہیں +923322463260

کیا آپ چاہتے ہیں آپ کے بچوں کی تربیت ہو؟

اگر ہاں! تو یہ کتابیں بچوں کی تربیت کے لیے بہترین کتابیں ہیں۔

روزہ کشائی میں بچوں کو یہ کتابیں دیجیے۔

اس رمضان ان کتب کو اپنے بچوں کو پڑھائیے۔

معتکفین میں تقسیم کیجیے۔

کتاب	جلدیں	قیمت	خصوصی رعائیت صرف رمضان تک
سنہری فہم القرآن	4	1700	**1500**
سنہری صحاح ستہ	6	2300	**2000**
سنہری سیرت النبی	4	1700	**1500**

یہ آفر صرف 30 رمضان تک کے لیے ہے گھر بیٹھے منگوانے کے لیے رابطہ کیجیے: 03082462723